السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی انسان حالت جنابت میں ہواور اسے پانی دستیاب نہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے، کیا ایسی حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان جنبی ہو تو اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے ارشاد باری تعالی ہے۔

وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا... ٦ ... سورة المائدة

''اگر تمھیں جنابت لاحق ہو تو غسل کر کے پاک ہوجایا کرو۔''

اگر پانی دستیاب نہ ہو یا اس کے استعمال سے کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمم سے کام چلایا جاسکتا ہے، قرآن کریم میں اس کی صراحت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ... ٦ ... سورة المائدة

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے فارغ ہوا ہو یا تم اپنی عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمھیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو یعنی تیمم کر لو۔''

تیمم کرنے سے انسان جنابت سے پاک ہوجاتا ہے اور اس وقت پاک رہے گا۔ جب تک اسے پانی نہیں ملتا اور جب اسے پانی مل جائے گا تو اس پر غسل کرنا ضروری ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو الگ تھلگ دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا نہیں کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: ''تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' اس نے عرض کیا میں جنابت کی حالت میں ہوں اور یہاں پانی موجود نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''مٹی کو استعمال کرلو، تمھارے لیے کافی ہے۔'' اس کے بعد پانی مل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پانی دیتے ہوئے فرمایا: ''جاؤ اور اسے اپنے اوپر ڈال لو۔''[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم کرنے والے کو جب پانی مل جائے تو اس کے لیے پانی سے طہارت حاصل کرنا ضروری ہے خواہ اس نے جنابت کی وجہ سے تیمم کیا ہو۔ جنابت سے تیمم کرنے والا اس وقت تک پاک ہے جب تک وہ دوبارہ جنبی نہیں ہوتا یا اسے پانی نہیں ملتا، اگر اسے پانی مل جائے تو اس وقت پانی سے طہارت حاصل کرنا ضروری ہے اور تیمم سے جو عبادات کی ہیں انہیں دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، التیمم: 344۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 62

محدث فتویٰ